

# گناہوں کی معافی

## کے 10 اسباب

تالیف

حافظ جلال الدین قاسمی

فائل دارالعلوم دیوبند ایم اے مسعود یونیورسٹی (انڈیا)

تعلیق اور نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن  
انجینئرنگ یونیورسٹی

تقدیم

یوسف جمیل جامعی  
(آندھرا پردیش)

تخریج و تحقیق

مولانا محمد ارشد کمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب .....

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

### ☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

[kitabosunnat@gmail.com](mailto:kitabosunnat@gmail.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# گناہوں کی معافی کے دس اسباب

تالیف

حافظ جلال الدین قاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند، ایم اے میسور یونیورسٹی (انڈیا)

تقدم

یوسف جمیل جامعی

(آندھرا پردیش)

تعلیق اور نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انجینئرنگ یونیورسٹی

تخریج و تصحیح

مولانا محمد ارشد کمال



سعدیہ اسلامک ایجوکیشنل ٹرسٹ

کی طرف سے یہ کتاب فی سبیل اللہ تقسیم کی گئی ہے۔

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	گناہوں کی معافی کے دس اسباب
مؤلف	:	حافظ جلال الدین قاسمی
تخریج و تحقیق	:	مولانا محمد ارشد کمال
نظر ثانی	:	ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن
اشاعت اول	:	اکتوبر، ۲۰۱۴ء
صفحات	:	۴۸
مطبع	:	مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس، لاہور
ناشر	:	مکتبہ افکار اسلامی



## مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غوثی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 37244973 - 37232369-042  
بیٹمنٹ سمنٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 2641204 - 041-2631204

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com www.facebook.com/maktabaislamiapk

## فہرست مضامین

- 5..... \* حرفِ اول (شہباز حسن)
- 10..... \* مقدمہ (یوسف جمیل جامعی)
- 12..... \* عرض مؤلف (حافظ جلال الدین قاسمی)
- 14..... \* گناہوں کی معافی کا پہلا سبب: استغفار
- 15..... \* استغفار کا خاص مہینہ
- 16..... \* طلبِ عفو (معافی) کے لئے بہترین رات
- 17..... \* سید الاستغفار
- 19..... \* گناہوں کی معافی کا دوسرا سبب: توبہ اور رجوع الی اللہ
- 21..... \* توبہ کا دروازہ کھلا ہے
- 23..... \* حالتِ نزع میں توبہ
- 23..... \* سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت توبہ
- 24..... \* بدعتی کی توبہ
- 24..... \* ایمان یا اس (مایوسی کے وقت کا ایمان)
- 25..... \* شرائطِ توبہ
- 25..... \* توبہ کی تین قسمیں
- 26..... \* گناہوں کی معافی کا تیسرا سبب: گناہوں کو مٹانے والے نیک اعمال
- 28..... \* گناہوں کی معافی کا چوتھا سبب: مومنوں کی دعا
- 29..... \* نماز جنازہ میں کس چیز کی سفارش کی جاتی ہے

## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

- 4
- 31..... ❁ مشرکین کے لیے استغفار جائز نہیں
- 32..... ❁ ماں کے لئے طلبِ مغفرت کی اجازت نہ لی!
- 33..... ❁ گناہوں کی معافی کا پانچواں سبب: میت کے لئے عمل
- 35..... ❁ گناہوں کی معافی کا چھٹا سبب: شفاعتِ النبی ﷺ
- 38..... ❁ گناہوں کی معافی کا ساتواں سبب: مشکلات و مصائب
- 40..... ❁ گناہوں کی معافی کا آٹھواں سبب: غلطی پر شرمندگی
- 42..... ❁ گناہوں کی معافی کا نواں سبب: کبائر سے اجتناب
- 45..... ❁ گناہوں کی معافی کا دسواں سبب: رحمتِ الہی
- 46..... ❁ موحد مسلمانوں کی تین قسمیں



## حرف اول

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے انہیں خود ہی قرآن مجید میں بتا دیا کہ وہ ان کی غلطیاں کس طرح معاف کرتا ہے، اس نے اپنے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کے ذریعے اس سلسلے میں راہنمائی کر دی ہے۔ قرآن و حدیث میں ان اعمال کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جن کے سرانجام دینے سے اہل ایمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چند قرآنی مقامات اور اعمال ملاحظہ کیجیے:

- ۱: اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانا اور اطاعت و اتباع کرنا۔  
(التحریم: ۲۸؛ الاحقاف: ۳۱؛ یس: ۱۱؛ آل عمران: ۳۱؛ الحجرات: ۱۴)
- ۲: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا۔  
(الانفال: ۲۹؛ الاحزاب: ۷۱؛ الطلاق: ۶۵؛ التحريم: ۲۸؛ نوح: ۳-۴؛ یس: ۱۱؛ محمد: ۱۵)
- ۳: قلبی خلوص اور قبول اسلام کا جذبہ، صداقت پیش کرنا اور سچ کو تسلیم کرنا۔ سچی اور کھری بات کرنا۔ (الانفال: ۷۰؛ طہ: ۷۳؛ الزمر: ۳۳-۳۵؛ الاحزاب: ۷۱)
- ۴: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اس کی طرف رجوع کرنا، اس کی فرمانبرداری کرنا۔  
(الزمر: ۵۳، ۵۴)
- ۵: جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں طبعی موت آنا یا شہید ہونا۔  
(الصف: ۱۱-۱۲؛ النساء: ۹۵-۹۶، ۱۰۰؛ آل عمران: ۱۵۷)
- ۶: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ (البقرہ: ۲۷۱؛ التغابن: ۱۷)
- ۷: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ (نوح: ۳-۴)
- ۸: عفو و درگزر کرنا۔ (النور: ۲۲؛ النساء: ۱۴۹؛ التغابن: ۱۴)
- ۹: استغفار کرنا، گناہوں کا اعتراف کرنا، توبہ کرنا۔ (البقرہ: ۱۹۹؛ آل عمران: ۸۹، ۱۳۵،

## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

۱۹۳-۱۹۵؛ النساء: ۱۱۰؛ المزمّل: ۲۰؛ التوبة: ۱۰۲؛ المائدة: ۳۹، ۷۵؛ الانعام: ۵۴؛  
الاعراف: ۱۵۳؛ النور: ۵)

۱۰: نیک لوگوں سے دعا کروانا یا نیکیوں کا دوسروں کے لیے دعائے مغفرت کرنا۔

(النساء: ۶۴؛ یوسف: ۹۷-۹۸؛ التوبة: ۹۹؛ الممتحنة: ۱۲؛ المؤمن: ۷؛ الشوری: ۵)

۱۱: ظلم و زیادتی کے ازالے کے لیے نیکی کرنا۔ (النمل: ۱۱)

۱۲: نیک اعمال کرنا۔ (ہود: ۱۱۴؛ فاطر: ۷؛ الانفال: ۲-۴؛ الفرقان: ۷۰)

۱۳: کبیرہ گناہوں سے بچنا۔ (النجم: ۳۲)

۱۴: اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا۔ (البقرة: ۲۱۸؛ النحل: ۱۱۰)

۱۵: اللہ کی راہ میں صبر و استقامت اختیار کرنا۔ (النحل: ۱۱۰)

۱۶: عاجزی و انکساری اختیار کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ (بنی اسرائیل: ۲۵)

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے بتا دیا کہ وہ کن گناہوں اور کس قسم کے لوگوں کو معاف نہیں کرے گا۔ (مثلاً دیکھیے النساء: ۴۸، ۱۱۶، ۱۳۷، ۱۶۸؛ التوبة: ۸۰؛ محمد: ۳۴؛ المنفقون: ۶)

احادیث مبارکہ میں بہت سے اعمال ایسے ذکر کیے گئے ہیں کہ جن کے کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، مثلاً نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں، جمعہ آئندہ جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔ (مسلم، الطہارة، الصلوات الخمس و الجمعة.....، ح: ۲۳۳)

جن نیک اعمال سے گناہ معاف ہوتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

۱: نماز کے لیے سنت کے مطابق اہتمام سے وضو کرنا۔

(مسلم: ۲۲۹، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۵۱؛ ابن خزيمة: ۱۴۸۹)

۲: نماز کی سنت کے مطابق ادائیگی اور پابندی۔ (بخاری: ۵۲۸؛ مسلم: ۲۲۸، ۲۳۱،

۶۵۴، ۸۳۲، ۲۷۶۴؛ صحیح سنن ابوداؤد: ۴۲۵؛ صحیح سنن نسائی: ۱۴۴؛ مسند

احمد: ۱۷۹/۵)



## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

7

- ۳: نماز میں سورۃ الفاتحہ کے آخر میں آمین کہنا۔ (بخاری: ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲)
- ۴: سمع اللہ لمن حمدہ کا جواب دینا۔ (بخاری: ۷۹۶)
- ۵: سجدہ کرنا۔ (مسلم: ۴۸۸؛ مسند احمد: ۵/۱۴۸؛ صحیح ابن ماجہ: ۱۴۲۲، ۱۴۲۴)
- ۶: یکسوئی کے ساتھ دو رکعت تحیۃ الوضوء ادا کرنا۔ (صحیح سنن ابو داؤد: ۹۰۵)
- ۷: نماز جمعہ ادا کرنا۔ (بخاری: ۹۱۰؛ مسلم: ۲۳۳، ۸۵۷؛ صحیح سنن ابو داؤد: ۱۱۱۳)
- ۸: رات کی نماز (نماز تہجد، نماز تراویح) ادا کرنا۔  
(بخاری: ۳۵، ۳۷؛ صحیح سنن ترمذی: ۳۵۴۹)
- ۹: رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (بخاری: ۳۸؛ مسلم: ۲۳۳، ۸۵۷؛ مسند احمد: ۳/۵۵)
- ۱۰: یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا۔ (صحیح سنن ترمذی: ۷۴۹)
- ۱۱: یوم عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ رکھنا۔ (صحیح سنن ترمذی: ۷۵۲)
- ۱۲: بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری: ۱۵۲۱؛ مسلم: ۱۲۱؛ صحیح سنن ترمذی: ۸۱۱)
- ۱۳: عمرہ ادا کرنا۔ (بخاری: ۱۷۷۳؛ صحیح سنن ترمذی: ۸۱۰)
- ۱۴: حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا۔ (صحیح سنن ترمذی: ۹۵۹؛ صحیح ابن خزیمہ: ۲۷۲۹)
- ۱۵: اللہ کی راہ میں شہید ہونا۔  
(مسلم: ۱۸۸۵، ۱۸۸۶؛ مسند احمد: ۴/۱۸۵؛ دارمی: ۲۴۱۱)
- ۱۶: اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تہجد کرنا۔ ذکر و تلاوت کی مجلس میں بیٹھنا۔ (بخاری: ۶۴۰۳، ۶۴۰۵)  
(مسلم: ۵۹۷، ۲۶۹۷، الذکر و الدعاء و التوبہ و الاستغفار، فضل مجالس الذکر؛ صحیح سنن ترمذی: ۳۴۶۰، ۳۵۳۳، ۳۵۳۴؛ مستدرک حاکم: ۱۸۸۶)
- ۱۷: سورۃ الملک کی تلاوت کرنا۔ (صحیح سنن ترمذی: ۲۸۹۱)
- ۱۸: مجلس سے اٹھنے کی دعا پڑھنا۔
- ۱۹: بازار میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا۔ (صحیح سنن ترمذی: ۳۴۲۸؛ صحیح سنن ابو داؤد: ۴۸۵۹؛ صحیح سنن ترمذی: ۳۴۳۳؛ صحیح سنن نسائی: ۱۲۷۵)

## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

8

- ۲۰: کھانا کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۴۰۲۳)
- ۲۱: نیا کپڑا پہننے کے بعد کی دعا پڑھنا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۴۰۲۳)
- ۲۲: توبہ و استغفار کرنا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۱۵۱۷؛ صحیح سنن ترمذی: ۴۰۶، ۳۳۳۴، ۳۵۴۰، ۳۵۷۷؛ مستدرک حاکم: ۷۶۷۵)
- ۲۳: پریشانیوں، مشکلات اور مصائب پر صبر کرنا۔ جرم کی سزا دنیا میں مل جانا۔ (بخاری: ۵۶۴۰، ۵۶۴۱، ۵۶۴۷، الایمان، باب: ۱۸؛ مسلم: ۲۵۷۲، ۲۵۷۵)
- ۲۴: برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرنا۔ (بخاری: ۴۶۸۷؛ صحیح سنن ترمذی: ۱۹۸۷، ۳۱۱۵)
- ۲۵: صدقہ کرنا۔ (صحیح ابن ماجہ: ۳۹۷۳؛ مسند احمد: ۵/۳۳۱)
- ۲۶: مخلوق پر ترس کھانا۔ (بخاری: ۶۰۰۹)
- ۲۷: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔ (بخاری: ۲۴۷۲)
- ۲۸: اللہ کی راہ میں ہجرت کرنا۔ (مسلم: ۱۲۱)
- ۲۹: مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۵۲۱۲)
- ۳۰: اسلام کی حالت میں بالوں کا سفید ہونا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۴۲۰۲)
- ۳۱: میت کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا۔ (مستدرک حاکم: ۱۳۰۷)
- ۳۲: نماز کے لیے اذان دینا۔ (صحیح سنن ابوداؤد: ۵۱۵؛ صحیح سنن نسائی: ۶۴۳)
- ۳۳: نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا۔ (صحیح سنن نسائی: ۱۲۳۰)
- حافظ جلال الدین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کی اس اشاعت کو تخریج، تحقیق، اضافہ جات، تعلیقات اور نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے، جس سے کتاب کی افادیت اور استنادی حیثیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اس اشاعت کی اضافی خوبیاں درج ذیل ہیں:
- ۱: کتاب کا نام 'گناہوں کی معافی کے دس اسباب' رکھا گیا۔
- ۲: پروف ریڈنگ کی اغلاط کی تصحیح کی گئی۔

- ۳: آیات کی کمپوزنگ کی بجائے قرآن کی اصل کتابت لگائی گئی۔
- ۴: تمام آیات کے حوالہ جات درج کیے گئے، نیز سورتوں کے نمبر شمار بھی لکھ دیے گئے۔
- ۵: قولی احادیث پر اعراب لگائے گئے۔
- ۶: احادیث کی تخریج و تحقیق کی گئی۔
- ۷: تعلیقات لگائی گئیں اور کچھ مقامات پر معمولی حک و اضافہ بھی کیا گیا۔
- ۸: بعض عنوانات کی ترتیب میں بھی معمولی تقدیم و تاخیر کی گئی۔
- اس اشاعت کے مزید لفظی و معنوی محاسن کا اندازہ قارئین کرام ہی لگا سکتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف، محقق، راقم الحروف اور جملہ معاونین کی اس محنت اور کاوش کو قبول کرے۔

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

ایسوسی پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی



## مقدمہ

امام ابن قیمؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”الجواب الکافی“ میں وہ پچاس سزائیں گنوائی ہیں جو بندے کو اُس کے گناہوں کی وجہ سے دنیا و آخرت میں دی جاتی ہیں۔ یہ ایک مفید اور طویل بحث ہے۔

امام ابن تیمیہؒ نے بھی کتاب و سنت کی روشنی میں دس ایسے اسباب گنوائے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے گنہگار بندے پر صادر ہونے والی سزائیں کالعدم ہو سکتی ہیں، مثلاً توبہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بندے کے تمام گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے:

﴿قُلْ يُعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (٥٤)

(الزمر: ٥٣/٣٩)

”فرما دیجیے کہ اے میرے (اللہ کے) بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔“

اسی طرح استغفار کا معاملہ بھی ہے کہ طلب مغفرت پر اللہ تعالیٰ نے مغفرت کا وعدہ کیا ہے:

﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (المزمل: ٢٠/٧٣)

”اور اللہ سے استغفار کرو، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔“

زیر نظر رسالہ میرے رفیق گرامی مولانا حافظ جلال الدین قاسمیؒ نے مرکز اسلامی کرنول (آندھرا پردیش) میں قیام کے دوران قلمبند کیا تھا۔

مولانا قاسمی کا مطالعہ کافی وسیع ہے، خاص طور پر علمائے سلف کی کتابوں کا مطالعہ ان کا

گناہوں کی معافی کے دس اسباب

11

محبوب مشغلہ ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ بڑے مداح ہیں۔ آپ نے کثرت سے انہیں پڑھا ہے۔ اس تناظر میں کتابچے کی افادیت اور معنویت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ یہ کتابچہ اہمیت کا حامل اور وقیع ہے۔

مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ مولانا قاسمی تحریر و تقریر کے مرد میدان ہیں، ان کی زبان و بیان میں بلا کی روانی اور ارتباط کی چاشنی ہوتی ہے۔ مولانا قاسمی جس موضوع پر بھی بولتے ہیں، خوب بولتے ہیں اور اسی طرح لکھتے بھی خوب ہیں۔ اس کے لئے احباب سے مشورہ بھی لیتے ہیں اور سینکڑوں کتابوں کو کھنگال ڈالتے ہیں۔ نیز ان کی تقریر و تحریر میں جامعیت اور خلوص کی صداقت کے ساتھ ساتھ ادبی چاشنی بھی نمایاں نظر آتی ہے۔

اس کتابچے میں گناہوں کی بخشش کے اسباب کی عام فہم انداز میں تفہیم کی گئی ہے۔ وقت کی تنگ دامانی کے جوشا کی ہیں، انہیں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے کچھ ایسے ہی رسالے ہوا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے مولانا کی سعی قابل مشکور ہے۔ ہمارا اردو داں طبقہ اور تعلیم یافتہ افراد نیز علماء و خطباء بھی ان نکات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ رسالہ امیدوارانِ مغفرت کے لئے بارانِ رحمت ثابت

ہو۔

چھوٹی سی چھوٹی ہو نیکی تو اسے ہلکی نہ جان  
رب کی بخشش کے لئے کوئی بہانہ چاہئے

خیر اندیش

یوسف جمیل جامعی

آندھرا پردیش



## عرض مؤلف

میں شہر کرنول (آندھرا پردیش) کے ان رفقاء کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے مسجد مرکز اسلامی کرنول میں درس قرآن کے لئے بہ اصرار مدعو کیا۔ خوش فہم، خوش مذاق، شستہ ذوق احباب اور قرآن حکیم کے معارف و احکام جاننے کے شائقین کے جم غفیر کی شرکت نے میری طبیعت کو کافی متاثر کیا۔

میں نے اپنے باطن میں جھانکا تو نفس کو قاتل خواہشات اور قدموں کو راہ تقویٰ میں سست خرام پایا، اور شعور کے رگ وریشے میں غفلت کی برف جمی نظر آئی اور پچاس سال سے متجاوز بدن سرائے بوڑھی اور کتاب زندگی کرم خوردہ ہو چلی ہے، احساسات کی سرحدیں ٹوٹ رہی ہیں، شمع جاں ہوا کی رہگزر میں ہے اور شجر حیات کی سبز خلعت پر زرد میل جمنے لگی ہے، نہ جانے کب اس بدن سرائے کی قرقی کا حکم آ جائے۔

یہ سب محسوس کر کے اپنا حال، ماضی سے بہت شرمندہ نظر آیا اور دل پر غبار یاس و قنوط چھانے لگا۔ مگر جب نظر آیت ﴿لَا تَقْنُطُوا﴾ (الزمر: ۳۹/۵۳) پر پڑی تو روئے احساس پر بشاشت کے نشاں ظاہر ہو گئے کہ طلب عفو ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ربّ عَفُوّ کے سیل عفو میں فجوڑ کے خس و خاشاک بہہ سکتے ہیں، اور دعا سلسبیل اثر میں غوطہ زن ہو سکتی ہے اور مغفرت الہی کے نور سے گناہوں کی تاریکیاں چھٹ سکتی ہیں۔

اس احساس نے میری توجہ اس طرف بھی منعطف کرائی کہ ان اسباب کو صفحہ رقرطاس پر منتقل کر دوں، جن سے مغفرت ربّ غفور بندوں کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیتی ہے۔ کتاب و سنت پر گہری نظر ڈالنے کے بعد کئی اسباب معلوم ہوئے، ان میں سے دس اسباب کو اس تحریر کی زینت بنایا گیا۔

گناہوں کی معافی کے دس اسباب مجسمہ 13

ربِ غفور کے فضل نے یادری کی اور دل و دماغ نے تحریر پر آمادگی ظاہر کر دی، جس کے نتیجے میں یہ بحالہ پیش خدمتِ قارئین ہے۔

میں محبی محترم جناب یوسف جمیل جامعی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جاوید اقبال جامعی اطال اللہ عمرہ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے ترجمہ بنیادوں پر اس کتابچے کی کمپوزنگ کر کے اشاعت کے لیے تیار کر دیا۔

مؤلف

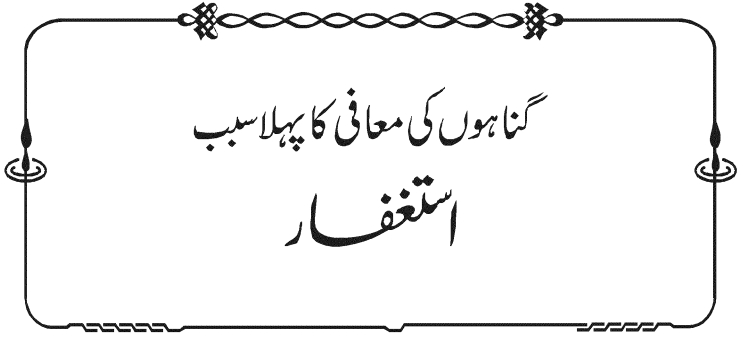
الراجی عفو ربہ

حافظ جلال الدین القاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند، ایم اے میسور یونیورسٹی

(انڈیا)







استغفار کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے تاہم کچھ اوقات اس سلسلے میں خاص اہمیت کے حامل ہیں، ابو ہریرہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)) ❶

”ہمارا رب آسمان دنیا پر ہر رات نزل کرتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے، میں اس کی جھولی بھر دوں، کون ہے جو استغفار کرے یعنی گناہوں کی معافی مانگے تو میں اسے بخش دوں۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ فَرِحَ ۗ وَالَّذِينَ يَصِرُوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا ۖ وَأَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝﴾ (ال عمران: ۳/ ۱۳۵)

”جب ان سے کوئی فحش (ناشائستہ) کام ہو جائے یا کوئی گناہ کریں تو انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے پھر وہ اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا گناہوں کو کون بخش سکتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔“

### استغفار کا خاص مہینہ

رمضان المبارک استغفار کا خصوصی مہینہ ہے، اس میں استغفار کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، اس شخص کی بد قسمی ہی ہوگی جو اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم رہے۔ اس

❶ بخاری ، الجمعة ، الدعاء و الصلاة من آخر الليل ، ح: ۱۱۴۵ .

گناہوں کی معافی کے دس اسباب معلوم  
 کے حصے میں بددعا میں ہی آتی ہیں۔<sup>①</sup>

### طلبِ عفو (معافی) کے لئے بہترین رات

جن راتوں میں شبِ قدر ہونے کا امکان ہو ان میں معافی کے لیے زیادہ دعا کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے پوچھا، اللہ کے رسول! اگر مجھے لیلۃ القدر ملے تو میں کیا دعا کروں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

((اللَّهُمَّ أَنْكَ عَفْوُ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَأَعْفُ عَنِّي))<sup>②</sup>

”اللہ! بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے معاف کر دے۔“

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کی پانچ طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا تلاش کرنے والا مذکورہ دعا پڑھے۔ اس رات اللہ خصوصی طور پر بندوں کو معاف کرتا ہے۔  
 استغفار کے دیگر فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ

① صحیح ابن خزیمہ، الصیام، استحباب الاجتہاد فی العبادۃ فی رمضان لعل الرب عزوجل برأفته ورحمته یغفر للمجتہد قبل ان ینقضی الشهر ولا یرغم بأنف العبد بمضی رمضان قبل الغفران، ح: ۱۸۸۸؛ ترمذی، ح: ۳۵۴۵، صحیح ابن حبان: ۹۰۴؛ الادب المفرد للبخاری: ۶۴۶۔

② ابن ماجہ، الدعاء، الدعاء بالعفو والعافیۃ، ح: ۳۸۵۰، اس حدیث کے راوی عبداللہ بن بریدہ کا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں، کما قال الدارقطنی (ارشاد کمال) البتہ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ لکھا ہے۔ (دیکھیے ترمذی، الدعوات، فی فضل سؤال العافیۃ والمعافیۃ، ح: ۳۵۱۳)، حافظ زبیر علی زئی رضی اللہ عنہ نے بھی ابن ماجہ (ح: ۳۸۵۰) کی تخریج و تحقیق میں اس روایت کے بارے میں لکھا: اسنادہ صحیح ۱۹۲/۵، دارالسلام، لاہور (شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کے دس اسباب

﴿اجْعَلْ مُسْتَسِيًّا وَيُؤْتِ كَسْ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ﴾ (ہود: ۱۱/۳)

”تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس سے توبہ کرو وہ مقررہ وقت تک متاعِ حسن اور ہر ذی فضل کو اپنا اور فضل عطا کرے گا۔“

وہ دنیا میں متاعِ حسن (اچھا سامان زندگی) سے اور مرنے کے بعد آخرت میں خصوصی فضل سے نوازے گا۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۙ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَدَاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۙ﴾ (نوح: ۷۱/۱۰-۱۲)

”میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برتی بارش اتارے گا، اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا، اور تمہیں باغات عطا کرے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔“

اسی طرح سیدنا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ﴾ (ہود: ۱۱/۵۲)

”میری قوم! تم اپنے رب سے استغفار کرو اور توبہ کرو، وہ تم پر برسنے والا بادل بھیجے گا اور تمہاری طاقت پر طاقت بڑھادے گا اور تم گنہگار ہو کر روگردانی مت کرو۔“

استغفار کی دیگر برکات الہیہ کے ساتھ ساتھ قوت و طاقت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

### سید الاستغفار

شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے:

((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

﴿گناہوں کی معافی کے دس اسباب﴾

صَنَعْتُ، أَبُوؤْ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوؤْ لَكَ بِدَنِيٍّ، فَاعْفِرْ لِي  
فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) ❶

”اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، جتنی میری استطاعت ہے میں اپنے تمام اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میرے اوپر تیری جتنی نعمتیں ہیں، میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے تمام گناہوں کا معترف ہوں لہذا مجھے بخش دے۔ اس لئے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ  
يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا  
فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) ❷

”جو اسے یقین کے ساتھ دن میں پڑھے اور اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو جنتی ہے۔ اور جو اسے یقین کے ساتھ رات میں پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے تو جنتی ہے۔“



❶ بخاری، الدعوات، افضل الاستغفار، ح: ۶۳۰۶.

❷ ایضاً.

گناہوں کی معافی کا دوسرا سبب  
توبہ اور رجوع الی اللہ

عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق انسان پیدائشی گنہگار ہے۔ مگر مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان پیدائشی گنہگار نہیں۔ بلکہ ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، وہ گناہوں سے بالکل پاک پیدا ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَبَوَّأَهُ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً أَوْ يَمَجَّسَانِيَّةً كَمَا مَثَلُ الْبَيْهِيْمَةِ تَنْتَجِبُ الْبَيْهِيْمَةَ هَلْ تَرَى فِيهَا جَدْعَاءَ )) ❶

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا دیتے ہیں، یا نصرانی بنا دیتے ہیں یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے چوپایہ سے جب چوپایہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم اس میں کوئی کان کٹا دیکھتے ہو؟“

یہی وجہ ہے کہ مشرک کا بچہ بھی اگر بچپن میں فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔ ☆

❶ بخاری، الجنائز، ما قبل فی أولاد المشركين، ح: ۱۳۸۵۔

☆ مشرکین کی اولاد کے متعلق محتاط موقف یہی معلوم ہوتا کہ ان کے بارے میں سکوت اور توقف کرنا چاہیے جیسا کہ صحیح بخاری (ح: ۱۳۸۴) میں بھی ہے۔ (محمد راشد کمال)

حافظ ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک کتاب کے آخر میں مکلف مخلوق کے آخرت میں اٹھارہ مراتب اور طبقات بیان کیے ہیں، ان میں سے ایک طبقہ کفار و مشرکین کے فوت ہونے والے بچوں کا ہے۔ ان کے بارے میں انھوں نے نو نقطہ ہائے نظر بیان کیے ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے: (۱) ان کے بارے میں توقف کرنا چاہیے۔ (۲) وہ دوزخ میں جائیں گے۔ (۳) وہ جنتی ہیں۔ (۴) وہ اعراف میں ہوں گے۔ (۵) وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ہیں۔ (۶) اہل جنت کے خادم اور غلام ہوں گے۔ (۷) جو حکم ان کے والدین پر لگایا جائے گا وہی ان پر لاگو ہوگا۔ والدین کے لیے جنت تو ان کے لیے بھی جنت، والدین کے لیے جہنم تو ان کے لیے بھی یہی فیصلہ ہوگا۔ (۸) میدانِ حشر میں انھیں آزما یا جائے گا۔ ان کی طرف اور ان کے علاوہ جنہیں دعوتِ اسلام نہ پہنچی ہوگی ان کی طرف اللہ تعالیٰ رسول بھیجے گا۔ ان میں سے جو لوگ رسول کی اطاعت کریں گے جنت میں داخل ہوں گے اور جو معصیت کریں گے ان کے لیے جہنم کا عذاب ہوگا۔ (۹) وہ مٹی ہو جائیں گے۔ (دیکھیے طریق الہجرتین و باب السعادتین (خوش نصیبی کی راہیں) ص: ۱۵۹، مترجم و تلخیص: شہباز حسن) ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھویں موقف کو ترجیح دی ہے۔ (شہباز حسن)

﴿﴾ گناہوں کی معافی کے دس اسباب ﴿﴾ 21 ﴿﴾

انسان غلطیوں کا پتلا ہے، ہاں معصیت کی کمیت و کیفیت میں تفاوت ہو سکتا ہے۔ نیز انسان کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے، جس کا ایک سبب توبہ ہے۔ توبہ کا لغوی معنی ”لوٹنا“ ہے اور اصطلاحی معنی ہے سیدات سے حسنات کی طرف لوٹنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَبِيعًا إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ ﴿۳۱﴾ ﴾

(النور: ۳۱ / ۲۴)

”تم سب لوگ اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم کامیابی سے ہمکنار ہو سکو۔“  
اس آیت کریمہ میں فلاح کو توبہ پر معلق کیا گیا ہے۔ اور تعلق المسبب بسبب ہے اور لفظ لعلّ لایا گیا جو ترجمی پر دلالت کرتا ہے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کامیابی کی امید صرف توبہ کرنے والوں کے لئے ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَتُوبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۱﴾ ﴾ (الحجرات: ۱۱ / ۴۹)

”اور جو توبہ نہیں کرتے وہی ظالم ہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دو قسمیں بیان کی ہیں؛ ایک توبہ کرنے والا، دوسرا ظالم۔ تیسری کوئی قسم نہیں۔

توبہ کا دروازہ کھلا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۷﴾ وَ لَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ أَنْفِي وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كَفَارٌ ۗ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۸﴾ ﴾ (النساء: ۱۷-۱۸)

”اللہ انہیں لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو جہالت (نادانی) سے گناہ کر بیٹھیں،

پھر قریب ہی توبہ کر لیں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔ ان کی توبہ نہیں جو برائیاں کرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے تو کہے: میں نے اب توبہ کی۔ نہ ان کی توبہ جو کفر پر ہی مرجائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

آیت میں آنے والے لفظ جَهَّـالَةً سے کیا مراد ہے! یہاں جہالت سے مراد گناہ ہے، خواہ لاعلمی میں کیا جائے یا جان بوجھ کر۔<sup>①</sup>

ضحاک اور مجاہد نے فرمایا کہ جہالت سے مراد عمد ہے یعنی جان بوجھ کر گناہ کر لینا۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۱۹ ﴾ (النحل: ۱۱۹/۱۶)

”جن لوگوں نے لاعلمی کی بنا پر برا کام کر لیا، پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کی، تو یقیناً آپ کا رب ان کے لیے ان کی توبہ کے بعد بہت معاف کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝۱۰۴ ﴾ (التوبة: ۱۰۴/۹)

”کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے۔ اور اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔“

ترکِ معاصی اور اپنی اصلاح سچی توبہ کی اہم شرط ہے۔ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے خالص توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، نیز اس کے فوائد بھی بیان کیے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① تفسیر الطبری، تحت الآیة.



﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ۖ عَلَيَّ رُبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتَيْنَاكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ﴾ (التحریم: ۶۶/۸)

”ایمان والو! اللہ کے سامنے سچی اور خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ مٹا دے اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اُس دن اللہ نبی کو اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رُسوانہ کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہوں گے: ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا کر اور ہماری مغفرت کر دے، یقیناً تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔“

### حالتِ نزاع میں توبہ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں:

((إِنَّ اللَّهَ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَغْ)) ❶

”بے شک اللہ بندے کی توبہ اس کے غرغہ (کی ابتدا) سے پہلے قبول کرتا ہے۔“

غرغہ یہ ہے کہ مرنے کے قریب آدمی کے منہ میں کوئی پتلی چیز ڈالی جائے اور وہ اسے منہ میں ایرے پھیرے مگر حلقوم کے نیچے نہ اتار سکے۔

سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے وقت توبہ

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) ❷

❶ ابن ماجہ ، الزهد ، ذکر التوبہ ، ح: ۴۲۵۳ .

❷ مسلم ، الذکر ، استجاب الاستغفار ..... ح: ۲۷۰۳ .

گناہوں کی معافی کے دس اسباب جمع ہوں

”جو شخص توبہ کر لے اس سے پہلے کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔“

### بدعتی کی توبہ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ حَتَّى يَدَعَ بِدْعَتَهُ))<sup>①</sup>

”یقیناً اللہ نے ہر بدعتی سے توبہ کو چھپا دیا ہے، جب تک وہ اپنی بدعت چھوڑ نہ دے۔“

### ایمان یاس (مایوسی کے وقت کا ایمان)

ایمان یاس (مایوسی کے وقت کا ایمان) معتبر نہیں (ایسے موقعہ کی توبہ بھی قبول نہیں

ہوتی)، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا ط سُدَّتْ اللّٰهُ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ج وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٤٠﴾ (المؤمن: ٤٠ / ٨٥)

”تو ہمارے رب کے عذاب کے دیکھ لینے کے بعد ایمان نے انہیں نفع نہ دیا،<sup>☆</sup>

اللہ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا

ہے۔ اور اس جگہ کافر خائب و خاسر ہوئے۔“

① صحیح الترغیب و الترہیب للالبانی، ح: ٥٤؛ معجم الاوسط للطبرانی، ح: ٤٢٠٢ .

☆ جب فرعون غرق ہونے لگا تو اس نے ایمان لانے کا اعلان کر دیا مگر اس ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوا، اس کے اقرار ایمان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿آلَتْنِ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٠﴾ (یونس: ١٠ / ٩١) ”اب! (ایمان لاتا ہے، اب تو وقت گزر چکا ہے) اس سے پہلے تو تُو نے نافرمانی کی اور تُو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔“ (شہباز حسن)

## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

### شرائطِ توبہ

(۱).....ہی الندم علی ما سلف منه فی الماضي

☆ گزشتہ گناہوں پر ندامت

(۲).....الاقلاع عنه فی الحال

☆ حال میں گناہ سے دوری

(۳).....والعزم علی ان لا یعاودہ فی المستقبل

☆ مستقبل میں گناہ نہ کرنے کا عزم

توبہ کی تین قسمیں

گناہوں سے توبہ دل سے کرے اور زبان سے کرے، ان دونوں کے ساتھ عملی توبہ بھی ہونی چاہئے۔ عملی توبہ کی شکل یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ دے۔ گناہ کے بعد اس کا اعتراف ایسا ہے جیسے ایک آدمی گڑھے میں گر گیا، اب وہ اپنے گرنے کو محسوس کرے۔ دوسرے گناہ پر شرمسار ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ وہ اس گڑھے کو بری جگہ سمجھتا ہے پھر صدقات و خیرات سے اس کی تلافی کرنا گویا گڑھے سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنا ہے۔

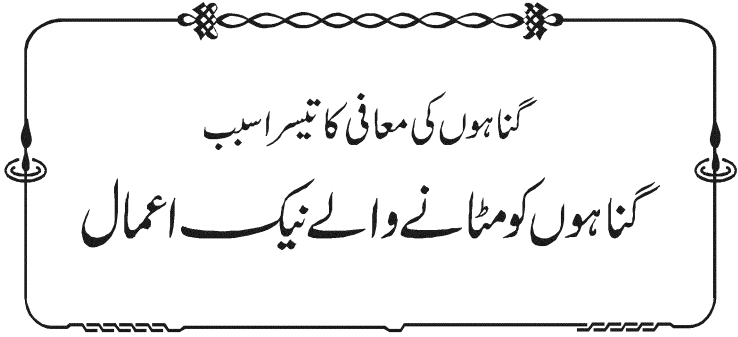


☆ اگر انسان توبہ کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ جو گناہ اس نے پہلے کیے ہوں ان پر پشیمان ہو۔

☆: جس گناہ سے انسان توبہ کرنا چاہتا ہو وہ اس گناہ کو ترک بھی کر دے۔

☆: توبہ کے وقت آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، تاہم اگر بشری تقاضے سے پھر محصیت کا مرتکب ہو جائے تو پھر توبہ کر لے۔

**ملاحظہ:**..... گناہ کا تعلق اگر حقوق العباد سے ہو تو جس شخص کی حق تلفی کی ہو اس کی حتی الامکان تلافی کرے، مثلاً چور اگر توبہ کرنا چاہتا ہو تو مسروقہ مال واپس کر کے توبہ کرے۔ البتہ بعض اوقات صاحبِ حق سے معافی مانگنا ممکن نہیں ہوتا، مثلاً جس انسان پر ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوا وہ شخص فوت ہو چکا ہو تو ظاہر ہے اس سے معذرت نہیں کی جاسکتی اور نہ اس سے معافی مانگی جاسکتی ہے۔ (شہباز حسن)



اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَاقْبِرِ الصَّلَاةَ طَوْفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ﴿۱۱۴﴾﴾ (ہود: ۱۱۴/۱۱)

”دن کے دونوں سروں میں نماز قائم کریں اور رات کی کئی ساعتوں میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

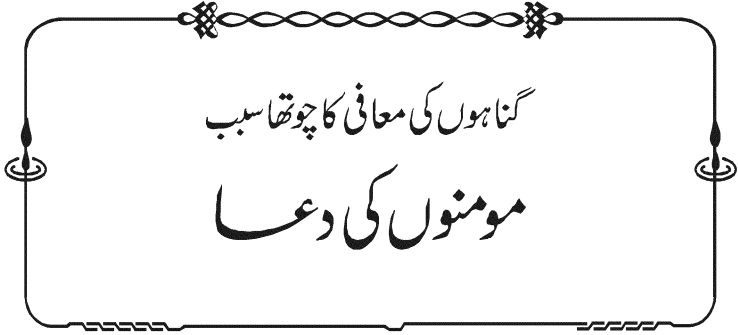
((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ،  
إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ  
إِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ  
فَذَلِكُمْ الرِّبَاطُ))<sup>①</sup>

”کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتا دوں جن سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔<sup>☆</sup> اور ان کے ذریعے درجات بلند کرتا ہے؟ تکلیف کے وقت بھی اچھی طرح وضو کرنا، مسجدوں میں دُور سے چل کر آنا اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے، یہی رباط ہے، یہی رباط ہے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے رباط کا معنی الحبس علی الطاعة بتایا ہے۔ یعنی یہی درحقیقت اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت پر نفس کو روکنا ہے۔

① مؤطا ، قصر الصلوة فی السفر ، انتظار الصلاة و المشی الیہا ، ح: ۳۹۶۔

☆ ”گناہوں کو مٹانے والے اعمال“ سے متعلق ہمارے فاضل دوست محمد ارشد کمال صاحب نے ایک مستقل کتاب بھی تحریر کی ہے جو کہ مطبوع ہے۔ اس میں بیان کردہ اعمال صالحہ کا خلاصہ حرف اول میں پیش کر دیا گیا ہے۔ ان اعمال کی تفصیل جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔ (شہباز حسن)



اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝﴾ (الحشر: ۱۰/۵۹)

”اور (ان کے لئے) جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ نہ ڈال اور اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ)) ❶

”اگر کوئی مسلم (موحد) فوت ہو جائے اور اس کی نماز جنازہ چالیس ایسے آدمی پڑھیں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے تو اللہ اس میت کے حق میں ان کی سفارش قبول کرے گا۔“

نماز جنازہ میں کس چیز کی سفارش کی جاتی ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا کرتے:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْثَانَا. اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ. اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ

❶ ابو داؤد، الجنائز، فضل الصلاة على الجنائز .....، ح: ۳۱۷۰.

وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ) ❶

”اے اللہ! ہمارے زندہ اور ہمارے مردہ کو، ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو، ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تو موت دے ایمان پر موت دینا۔ اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔“

نبی اکرم ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) ❷

”اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم کر اسے عافیت دے، اسے معاف کر دے اور اس کی مہمانی باعزت کر اور اس کے داخل ہونے کی جگہ وسیع کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے، اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا، اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر، گھر والوں کے بدلے بہتر گھر والے اور بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر، اور اسے جنت میں داخل کر اور اسے قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے۔“

میت کے لیے ایک دعائے نبوی یہ ہے:

❶ ابن ماجہ ، الجنائز ، ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنائز ، ح: ۱۴۹۸ .

❷ مسلم ، الجنائز ، الدعاء للميت في الصلوة ، ح: ۹۶۳ .



﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانًا فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ ، فَفَقِهْ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ . اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ❶

”اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے اور تیری پناہ میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا اور حق والا ہے، پس اسے بخش دے اور اس پر رحم کر، یقیناً تو ہی بہت بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں مردہ کے لئے بخشش کی سفارش بھی کی جاتی ہے۔  
مشرکین کے لیے استغفار جائز نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اَوْلِيَٰٓ قَرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ﴾ ❷

(التوبة: ۱۱۳/۹)

”نبی کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ وہ شرک کرنے والوں کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا مانگیں، ☆ اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ وہ جہنمی ہیں۔“

❶ ابو داؤد، الجنائز، الدعاء للمیت، ح: ۳۲۰۲؛ ابن ماجہ؛ الجنائز، ماجا فی الدعاء فی الصلوة علی الجنازة، ح: ۱۴۹۹۔

☆ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ آزر کے لیے دعائے مغفرت کرنا ایک وعدے کی بنا پر تھا، بعد ازاں انھوں نے یہ دعا ترک کر دی تھی۔ (التوبة: ۱۱۳) اسی لیے خلیل اللہ علیہ السلام کے اس عمل کو مسلمانوں کے لیے اسوہ قرار نہیں دیا گیا، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسُوَةٌ حَسَنَةً فِيْ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ...﴾ (الأنعام: ۸۶/۶۰) ”یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ ہے..... مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے یہ کہنا (تمہارے لیے نمونہ نہیں) کہ میں آپ کے لیے بخشش کی دعا ضرور کروں گا۔“ (شہباز حسن)

ماں کے لئے طلبِ مغفرت کی اجازت نہ ملی!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت

کی تو آپ روئے اور اپنے ارد گرد لوگوں کو بھی رُلا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا:

((اَسْتَأْذِنُ رَبِّيَ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُوْذَنْ لِيْ وَاسْتَأْذِنْتُهُ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاذِنَ لِيْ ، فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تَدْكُرْكُمْ الْمَوْتِ))<sup>❶</sup>

”میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لئے مغفرت طلب کروں مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ میں نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی گئی، لہذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ قبریں تمہیں موت یاد دلاتی ہیں۔“<sup>☆</sup>



❶ مسلم ، الجنائز ، استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ ..... ، ح: ۹۷۶ .

☆ موت کی یاد، فکر آخرت اور قبر والوں کے لیے دعائے مغفرت کی غرض سے قبروں کی زیارت کی جاتی ہے، جیسا کہ زیارت قبور کی دعاؤں سے بھی واضح ہوتا ہے، تاہم قبر والوں سے دعا کرنا یا ان سے کچھ مانگنا جائز نہیں۔ (شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا پانچواں سبب

میت کے لئے عمل

گناہوں کی معافی کے دس اسباب

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ))<sup>①</sup>

”جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل اس سے منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں کہ موت کے بعد بھی انسان کو ان کا فائدہ پہنچتا ہے؛ صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو اُس کے لئے دعا کرے۔“<sup>☆</sup>

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الَّذِي تَوَدَّرَ وَارْدَكَ وَدَّرَ أَخْرَىٰ ۗ وَأَنْ كَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۗ وَأَنَّ

سَعْيُهُ سَوْفَ يُرَىٰ ۗ﴾ (النجم: ۵۳/ ۳۸-۴۰)

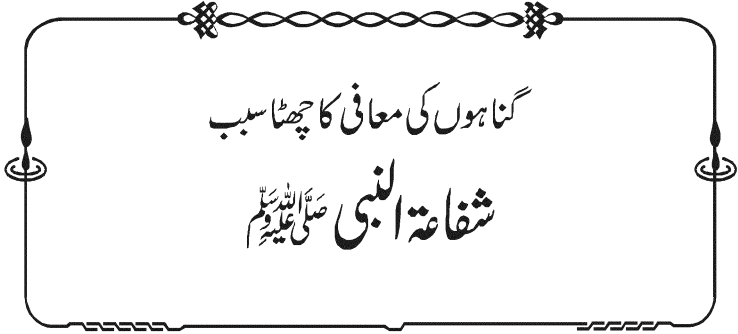
”کوئی شخص کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی<sup>☆</sup> اور یہ کہ بے شک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔“

ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن خوانی کا ثواب مردہ کو نہیں پہنچتا ہے، نہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو مردے کے لئے قرآن خوانی کی ترغیب دی، نہ کسی نص یا اشارہ الھص سے اس کی طرف رہنمائی کی۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ عمل منقول نہیں، اگر یہ عمل، عمل خیر ہوتا تو صحابہ اسے ضرور کرتے۔ عبادات میں اصل منع ہے یہاں تک کہ اس کے کرنے کی دلیل آجائے، عبادات میں رائے و قیاس کی کوئی گنجائش نہیں۔

① مسلم، الوصیة، ما یلحق الانسان من الثواب.....، ح: ۱۶۳۱.

☆ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا اس کے فوت ہو جانے کے بعد بھی اسے فائدہ پہنچتا رہتا ہے، لوگوں کے اعمال اور آثار دونوں کو لکھا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِكُلِّبٍ مَا قَدَّمُوا وَأَنْتَ أَهْلُهُمْ﴾ (یسس: ۱۲/ ۳۶) ”اور ہم لکھ رہے ہیں جو عمل انھوں نے آگے بھیجے اور ان کے چھوڑے ہوئے نشان بھی۔“ یعنی ان کے چھوڑے ہوئے نشانات کو بھی لکھا جاتا ہے۔ (شہباز حسن)

☆ (اس اصول کو بعض لوگ دنیوی معاملات پر منطبق کرتے ہیں، حالانکہ یہ آخرت کے بارے میں ہے جیسا کہ اگلی آیت میں واضح کیا گیا ہے۔ البتہ دنیا میں عموماً ویسا ہی نتیجہ نکلتا ہے جیسا انسان کا عمل ہوتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ہر انسان کو اُس کی محنت کا پھل دنیا میں ملے۔) (شہباز حسن)



ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَ إِنِّي  
اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا)) ❶

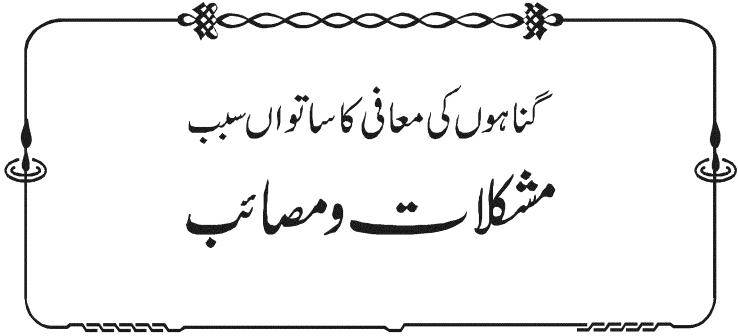
”ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے تو ہر نبی نے وہ دعا دنیا ہی میں مانگ لی اور  
میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لئے چھپا رکھا  
ہے۔☆ تو یہ سفارش اس کے حق میں قبول ہونے والی ہے، جس نے اللہ کے  
ساتھ شرک نہیں کیا ہوگا۔“☆)

❶ مسلم، الایمان، اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوة الشفاعة لامته، ح: ۱۹۹۔

☆ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: و الشفاعة التي ادخرها لهم حق، كما روى في الاخبار  
”اس امت کے لیے آپ کی ذخیرہ کردہ شفاعت درست ہے، جیسا کہ احادیث میں ہے۔“ اس کی شرح  
میں ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمن الحمیس لکھتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شفاعت کریں گے اس کی کئی اقسام ہیں؛ ان  
میں سے سب سے بڑی شفاعت وہ ہے جو آپ سب اہل محشر کے لیے کریں گے، یہاں تک کہ اللہ ان کے  
درمیان فیصلہ کرے گا، اللہ آپ سے فرمائے گا:..... اَشْفَعُ تُشَفَّعُ..... (بخاری، التوحيد، كلام الرب عزوجل،  
ح: ۷۵۱؛ مسلم، الایمان، ادنى اهل الجنة منزلة فيها، ح: ۳۲۶) ”آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول  
کی جائے گی۔“ یہ شفاعت بلا شک و شبہ ثابت ہے، یہ ایسا حق ہے جس میں ذرا بھی خلاف حقیقت بات نہیں، اسی  
طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان لوگوں کے بارے میں ہوگی جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی۔ ایک شفاعت  
وہ بھی ہے جو آپ ان لوگوں کے لیے کریں گے جنہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جا چکا ہوگا، تاہم وہ اس میں  
داخل نہیں ہوں گے۔ آپ کی ایک شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو جنت میں داخل ہوں گے تاہم آپ کی  
شفاعت سے ان کے استحقاق سے بڑھ کر اونچا درجہ عطا کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان لوگوں کے بارے  
میں بھی ہوگی جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ کی شفاعت عذاب کے مستحق لوگوں سے عذاب ہلکا  
کرنے کے بارے میں بھی ہوگی۔ آپ کی شفاعت تمام مومنوں کے جنت میں داخلے کے لیے بھی ہوگی۔ ⇨ ⇨ ⇨

◀◀ آپ کی شفاعت آپ کی امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لیے بھی ہوگی جنہیں جہنم سے نکالا جائے گا۔ شفاعت کی یہ تمام انواع آپ ﷺ کے لیے صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ البتہ سفارش صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا﴾ (الزمر: ۳۹/۴۴) ”فرمادیجیے! شفاعت ساری کی ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“ ..... (نیز دیکھیے الانبیاء: ۲۱/۲۸؛ سبأ: ۳۴/۲۳) تو ثابت ہوا کہ شفاعت درست اور حق ہے مگر یہ صرف اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوگی۔ (شرح العقیلة الطحاویة المیسر، ص: ۴۶، ۴۷) اس شرح کا اردو ترجمہ راقم الحروف کی طرف سے ماہنامہ دعوت التوحید میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (شہباز حسن)

☆ ل: نبی ﷺ نے شرک کے تمام مظاہر سے بچنے کی تلقین کی۔ شرک کی ممانعت کے ساتھ ساتھ اس کے مہلک نقصانات بھی واضح کیے۔ آپ ﷺ نے یہ خبر بھی دی کہ اس امت میں بھی شرک در آئے گا۔ مقصود یہ تھا کہ امت متنبہ ہو جائے اور کہیں اپنے اعمال برباد نہ کر بیٹھے۔ آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((لا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ)) (احمد ۵/۲۳۸) ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔“ اگر مسلمانوں میں ارتکاب شرک کا امکان نہ ہوتا تو قرآن و حدیث میں انھیں شرک سے منع نہ کیا جاتا! آج کچھ لوگ فاسد تاویلات اور آیات و احادیث کی معنوی تحریفات کے ذریعے شرک کے چور دروازے کھول رہے ہیں۔ شرک کو توحید ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے توحید و شرک اور مغالطہ انگیزیاں۔ (شہباز حسن)





ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا حَطِيئَةً)) ❶

”کسی مومن کو کوئی کانٹا چھ جائے یا اس سے بڑی کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کرتا ہے، یا اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔“ ❶

❶ مسلم، البر والصلة، ثواب المؤمن فيما يصيبه.....، ح: ۲۵۷۲.

☆ مشکلات و مصائب میں خیر و برکت کے بہت سے پہلو پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا أَلْكَفَرَنَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ﴾ (ال عمران: ۱۹۵/۳) ”تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دُور کر دوں گا۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کو بیماری یا اس کے علاوہ کسی اور چیز کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ اس کے گناہ ایسے ہی گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔“ (بخاری، ح: ۵۶۶۰) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصْبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّىٰ اللَّهُمَّ بِهِمْ إِلَّا كَفَّرَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)) (بخاری، ح: ۵۶۴۱۔ مسلم، ح: ۲۵۷۳) ”مومن کو جو بھی درد، تھکاوٹ، بیماری اور پریشانی پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ غم جو اسے پریشان کرتا ہے تو اللہ ان کے عوض اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ اُم سائب یا اُم میتب کے پاس گئے اور فرمایا: ”اُم سائب! یا اے اُم میتب! آپ کانپ رہی ہیں! کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ سے برکت نہ دے! آپ نے فرمایا: بخار کو گالیاں مت دیں، یہ اولادِ آدم کی خطائیں اسی طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل پکیل دُور کر دیتی ہے۔“ (مسلم، ح: ۲۵۷۵) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّىٰ يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ حَطِيئَةً)) (ترمذی، ح: ۲۳۹۹) ”مومن مرد و عورت اپنے نفس، اولاد اور مال کی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“ دیکھیے ہماری کتاب، پریشانیوں اور مشکلات کا حل، ص: ۵۴۔۵۵ (شہباز حسن)

گناہوں کی معافی کا آٹھواں سبب

غلطی پر شرمندگی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَعَاثَ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ لَاقُواكَ مَوْسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۗ قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾﴾ (القصص: ١٥ / ٢٨)

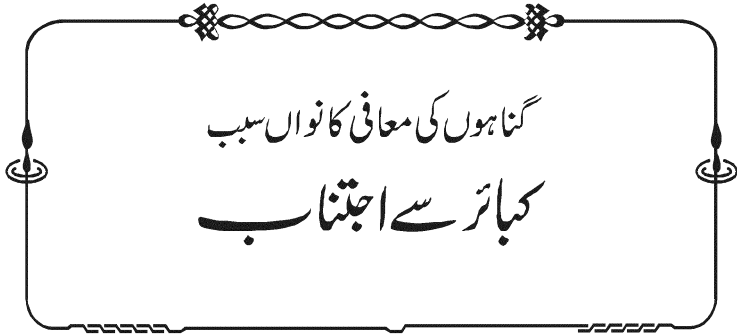
”اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) ایسے وقت شہر میں آئے جبکہ شہر کے لوگ غفلت میں تھے، یہاں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا، ایک تو ان کے ساتھیوں میں سے تھا، دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تھا۔ تو موسیٰ کے رفیق نے دشمن کے خلاف ان سے فریاد کی تو موسیٰ نے اسے منگہ مارا جس سے وہ مر گیا۔ موسیٰ کہنے لگے: یہ تو شیطانی کام ہے، بے شک شیطان دشمن اور بھٹکانے والا ہے۔ پھر دعا کی کہ اے میرے رب! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا تو مجھے معاف کر دے، اللہ نے انہیں بخش دیا۔ بے شک وہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔“

آیات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ انجانے میں کوئی خطا ہو جائے تو بہر حال وہ خطا ہے مگر اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ ابو ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ قَدْ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنَّسِيَانَ وَمَا اسْتَكْرَهُوا عَلَيْهِ)) ❶

”اللہ نے میری وجہ سے میری امت سے (تین چیزیں) خطا، نسیان، اور جبر سے کروایا گیا کام معاف کر دیا ہے۔“

❶ ابن ماجہ، الطلاق، طلاق المکرہ والناسی، ح: ٢٠٤٣.



اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنْ تَجْنِبُوا كِبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلَكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا﴾ (النساء: ۴/ ۳۱)

”اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے، جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے۔☆ اور تمہیں عزت و بزرگی کی جگہ میں داخل کریں گے۔“

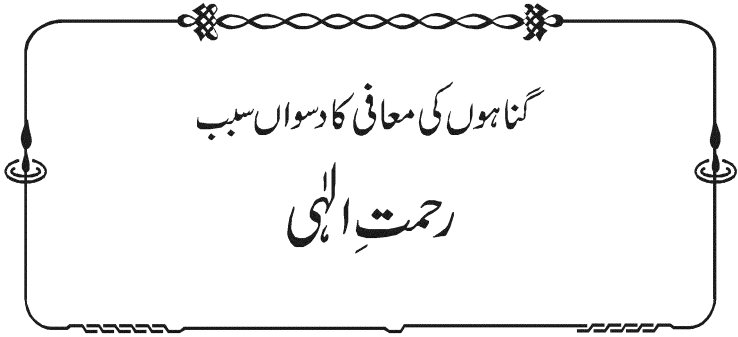
گناہ کبیرہ کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے☆ بعض کا قول ہے کہ گناہ کبیرہ وہ ہے جس پر کوئی حد شرعی ہو یا اس کے کرنے والے پر لعنت کی گئی ہو یا اس عمل پر جہنم یا کسی اور سزا کی وعید بتائی گئی ہو۔☆

☆ قرآن و حدیث کی تعلیمات سے معلوم ہوتا کہ بعض گناہ کبیرہ اور بعض صغیرہ ہوتے ہیں۔ اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ نیز دیکھیے سورۃ النجم (آیت ۳۲) اللہم کی تفسیر (شہباز حسن)

☆ (کبیرہ گناہوں کی تعریف (definition)، کبار کی پہچان کے اصول و مبادی، گناہوں کی صغائر و کبار میں تقسیم کی شرعی حیثیت، مرتکب کبیرہ اور خلود فی النار، مرتکب کبیرہ کی توبہ وغیرہ جیسے موضوعات کی تفصیلات کے لیے دیکھیے راقم الحروف کی کتاب ’فتاویٰ اذکار اسلامی‘ کی فصل: گناہان کبیرہ، ص: ۵۸۷ تا ۶۰۸ (شہباز حسن)

☆ کبار کے موضوع پر علمائے کرام نے مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں، جن میں امام ذہبی کی الکبار کو عالمگیر شہرت حاصل ہوئی ہے، راقم الحروف کے پاس اس موضوع پر لکھی گئی تقریباتیں کتب موجود ہیں۔ میرا ایک مضمون ماہنامہ دعوت التوحید میں شائع ہوا تھا جس میں ان کبیرہ گناہوں کی ایک فہرست دی گئی تھی، یہ خاص نمبر بعد ازاں کتابی شکل میں ”فکر آخرت“ کے نام سے شائع ہوا۔ یہ گناہ درج ذیل ہیں: شرک، رحمت الہی سے مایوس ہونا، تدبیر الہی سے بے خوف ہونا، نجومی اور کابن کی تصدیق کرنا، مسلمان کو کافر کہنا، مورتیاں اور مجسمے بنانا، تقدیر کی تکذیب کرنا، نماز چھوڑنا، جمعہ چھوڑنا، اچھی طرح وضو نہ کرنا، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، روزہ چھوڑنا، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا، والدین کی نافرمانی اور انھیں تنگ کرنا، شوہر کی نافرمانی کرنا، قطع رحمی کرنا، حرام کھانا، سودی کاروبار، یتیم کا مال ناحق کھانا، کفن چرانا، چوری کرنا، ڈاکہ ڈالنا، رشوت لینا ⇨ ⇨

◀ ▶ اور دینا، شراب نوشی، جو بازی، مال غنیمت میں خیانت کرنا، کم تولنا یا کم ماپنا، خنزیر کا گوشت کھانا، مردار کھانا، جنس مخالف کی مشابہت کرنا، مردوں کا ریشم یا سونا پہننا، سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا، جعلی حسن پیدا کرنا، ظلم و زیادتی کرنا، قاضی کا غلط فیصلہ کرنا، دھوکہ دینا، بدکاری کرنا، انعام بازی کرنا، حلالہ کرنا اور کروانا، دیوث بننا، پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنا، قتل ناحق، مسلمان کی طرف اسلحہ سے اشارہ کرنا، خودکشی کرنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسم کھانا، اللہ اور رسول ﷺ پر جھوٹ بولنا، باپ کی بجائے اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کرنا، احسان جتلانا، کسی صحابی پر سب و شتم کرنا، خفیہ امور کی ٹوہ لگانا، پاکدامن مومنات پر تہمت لگانا، کسی متعین مومن پر لعنت کرنا، میت پر نوحہ کرنا، جانوروں کا چہرہ بگاڑنا یا ان پر ظلم کرنا، اپنے لیے تعظیمی قیام کو پسند کرنا، مسلمانوں کو تکلیف دینا یا ستانا، پڑوسیوں کو اذیت دینا، جھگڑا لوپن، میدان جہاد سے فرار اختیار کرنا، غلام کا بھاگ جانا، اضافی پانی استعمال نہ کرنے دینا، زمین کے نشانات تبدیل کرنا، علم دین کو چھپانا، اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرنا، غلط رواج پیدا کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا، دوغلہ پن، عورتوں کا نیم برہنہ لباس پہننا، اللہ کی شریعت میں حیلے تلاش کرنا۔ (شہباز حسن)



﴿گناہوں کی معافی کے دس اسباب﴾

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَنْ يُنَجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ))، قالوا: ولا أنت يا رسول الله!  
قال: ((وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَّعَمَدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ، سَدَّدُوا وَقَارِبُوا  
وَاعْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدَ  
تَبَلَّغُوا)) ﴿١﴾

”کسی شخص کو اُس کا عمل نجات نہیں دے سکتا تو صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کا بھی عمل آپ کو نجات نہیں دے سکتا؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پاؤں گا۔ جب تک کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانک نہ لے۔ اپنے عمل میں درستگی اختیار کرو، اور حتی الامکان درستگی کے قریب رہو اور صبح و شام اور کسی قدر رات کو عبادت کرو اور اعمال میں میانہ روی اختیار کرو تو اپنے مقصد کو پا لو گے۔“

موحد مسلمانوں کی تین قسمیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ ۖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ  
يَأْذِنُ اللَّهُ ۗ﴾ (فاطر: ۳۵/۳۶)

”ان میں سے ایک اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے، اور ان میں سے ایک متوسط درجے کا ہے اور ان میں ایک وہ ہے جو اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔“

پہلا ظالم لِنَفْسِهِ ہے، اسے سزا دے کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

دوسرا مُقْتَصِدٌ ہے، اس سے آسان حساب لے کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔

تیسرا سابق بالخیرات ہے، اسے بغیر حساب کے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

﴿بخاری، الرقاق، القصد و المداوة فی العمل، ح: ۶۴۶۳۔﴾



## گناہوں کی معافی کے دس اسباب

### مؤلف کی تحریری کاوشیں

- ۱: احسن الجدل بجواب راہ اعتدال
  - ۲: رد تقلید قرآن وحدیث اور اقوال ائمہ و علماء کی روشنی میں
  - ۳: رفع الشکوک والاوامام بجواب ۱۲ مسائل ۲۰ لاکھ انعام
  - ۴: دل (قلب کی ماہیت)
  - ۵: تفسیر آیت الکرسی
  - ۶: تفسیر سورة اخلاص
  - ۷: عورت اور اسلام
  - ۸: پیارے نبی ﷺ کی پانچ پیاری نصیحتیں
  - ۹: مختصر تاریخ اہل حدیث
  - ۱۰: یا ایہا الذین امنوا کی تفسیر
  - ۱۱: حجیت حدیث در رد موقف انکار حدیث
  - ۱۲: گناہوں کی بخشش کے دس اسباب
  - ۱۳: اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی ۱۰ وصیتیں (زیر طبع)
  - ۱۴: مقاصد و تراجم ابواب بخاری (زیر طبع)
  - ۱۵: نکات قرآن (۲ جلدیں - ایک ہزار صفحات) (زیر طبع)
- ### ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن کی تحریری کاوشیں
- ۱: فتاویٰ افکار اسلامی، ۳۱۳ سوالات کے جوابات (مطبوع)
  - ۲: تفسیر معارف البیان، سورة الفاتحہ اور سورة البقرة (۱-۵۰ آیات کی تفسیر) (مطبوع)
  - ۳: مظلوم صحابیات رضی اللہ عنہن، ظلم و نا انصافی کا شکار ہونے والی عورتوں کے لیے اسوہ صحابیات (مطبوع)
  - ۴: شوق عمل، ارکان اسلام پر عمل کی ترغیب (مطبوع)
  - ۵: دہشت گردی کی آڑ - جہاد پر یلغار (مطبوع)
  - ۶: سجدہ تلاوت کے احکام اور آیات سجدہ کا پیغام، اردو میں اس موضوع پر پہلی کتاب (مطبوع)
  - ۷: پریشانیوں اور مشکلات کا حل (حافظہ حمزہ کا شفہ شہباز حسن) (مطبوع)
  - ۸: بدعات کا انسائیکلو پیڈیا (قاموس البدع کا ترجمہ و استدراک) (مطبوع)
  - ۹: صداقت نبوت محمدی (دلایل النبوة از ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار کا ترجمہ و تعلق) (مطبوع)
  - ۱۰: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ مع دعائیں (الوضوء و الغسل و الصلاة کا ترجمہ و تعلق) (مطبوع)

- ۱۱: مقام قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن) (مطبوع)
- ۱۲: علوم اسلامیہ (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرار نیل فاروقی رشہباز حسن) (مطبوع)
- ۱۳: اسلامی تعلیمات (پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرار نیل فاروقی رشہباز حسن) (مطبوع)
- ۱۴: جہنم اور جہنمیوں کے احوال (النار حالہا و احوال اہلہا کا ترجمہ و تعلق) (مطبوع)
- ۱۵: خوش نصیبی کی راہیں (طریق الہجرتین از حافظ ابن قیم کا ترجمہ اور تلخیص و تعلق) (مطبوع)
- ۱۶: تفسیر میں عربی لغت سے استدلال کا منہج (اسلامیات میں پی ایچ ڈی کا مقالہ) (زیر طبع)
- ۱۷: جنت میں خواتین کے لیے انعامات (احوال النساء فی الجنة کا ترجمہ و تعلق) (مطبوع)
- ۱۸: اسلام کے بنیادی عقائد و نظریات اور اعمال و اداب، شرح اربعین نووی (زیر طبع)
- ۱۹: فرقہ پرستی کے اسباب اور ان کا حل (الافتراق۔ اسبابہا و علاجہا کا ترجمہ و تعلق) (زیر طبع)
- ۲۰: دنیا و صلتی چھاؤں (الدنیا ظل زائل کا ترجمہ) (زیر طبع)
- ۲۱: انسان اور قرآن (میاں انوار اللہ رشہباز حسن) (زیر طبع)
- ۲۲: التأثیر الاسلامی فی شعر حالی (عربی زبان و ادب میں عربی مقالہ) (زیر طبع)
- ۲۳: اصول الکفرنی (ترجمہ) (مطبوع)

## نظر ثانی شدہ کتب

- ۱- اردو ترجمہ قرآن مجید از مولانا محمد ارشد کمال
- ۲- صحیح ابن خزیمہ (ترجمہ و شرح)
- ۳- مشکوٰۃ المصابیح (ترجمہ)
- ۴- حدیث اور خدام حدیث از میاں انوار اللہ
- ۵- الاسماء الحسنیٰ از میاں انوار اللہ
- ۶- المسند فی عذاب القبر از مولانا محمد ارشد کمال
- ۷- عذاب قبر، قرآن کی روشنی میں از مولانا ارشد کمال
- ۸- ذکر اللہ کے فوائد از پروفیسر عنایت اللہ مدنی
- ۹- حقانیت اسلام، از پروفیسر محمد انس
- ۱۰- تقلید کی شرعی حیثیت (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
- ۱۱- منکرین حدیث کی مغالطہ انگیز یوں کے علمی جوابات (تخریج و تحقیق اور اضافہ شدہ) از حافظ جلال الدین قاسمی
- ۱۲- گناہوں کی معافی کے دس اسباب (تخریج و تحقیق اور تعلیقات کے ساتھ) از حافظ جلال الدین قاسمی
- ۱۳- اصول کفرنی پر ایک نظر (مولانا محمد ارشد کمال، مولانا یحییٰ عارفی)

گناہوں کی معافی  
کے 10 اسباب